بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

# عرضِ ناشر

جناب محمد نامدار خان بوزئی کی شخصیت قوم مہدویہ کے لئے کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ پھر بھی نوجوانوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ایسی محترم، مفکر، محققانہ طبیعت رکھنے والی شخصیت کب پیدا ہوئی اور کس طرح کے حال و ماحول میں آپ نے تربیت پائی۔

جناب محمد نامدار خان بوزئی شہر حیدرآباد کے مشہور محلہ چنچل گوڑہ میں 13/ستمبر 1938 کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی جناب غلام علی خان بوزئی تھا جو مصری خان سے قوم میں مشہور تھے۔ آپ کے دادا جناب رازدار خان بوزئی کا شمار بانیان مرکزی انجمن مہدویہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد حیدرآباد سے پاکستان کے لئے ہجرت کی اور کراچی میں سکونت اختیار کی۔

آپ نے 1955 میں بہادر یار جنگ سکنڈری اسکول سے میٹرک پاس کیا ایف۔ ایس۔ سی FSC (انٹرمیڈیٹ) کراچی یونیورسٹی سے 1958ء میں پاس کیا۔ میکانیکل میرین انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لندن سے چارٹرڈ انجینئر Chartered Engineer کا کورس اسٹیم اینڈ موٹر شپس Steam & Motor Ships تکمیل کئے۔ آپ نے ملازمت بھی بحری جہازوں پر شروع کی اور عرصہ دراز تک بحری سفر میں رہے۔ کراچی، زامبیا، جدہ اور دیگر مقامات پر بحیثیت چیف انجینئر اور ڈائرکٹر کے خدمات انجام دیں۔ آپ نے دوران ملازمت کراچی، لندن، امریکہ کے کئی ایک کمپنیوں، اداروں و انڈسٹریز کے ممبر رہے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں سے استفادہ کی راہ ہموار کرتے رہے۔ ملازمت سے سبکدوشی مئی 2002ء میں حاصل کی۔

مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولنے سے بچپن ہی سے آپ کو مذہب سے گہرا لگاؤ تھا۔ آپ نے سندھ میں مہدویوں کی تاریخ پر محققانہ کام کیا۔ کئی ایک مقالے لکھے اور اس کو سیمناروں میں پیش کرکے داد و تحسین حاصل کی۔ سندھ میں مہدویہ تحریک پر ایک ڈاکومنٹری فلم کی تیاری میں بھرپور تعاون بھی فرمایا۔ اس فلم میں آپ کی تحقیقی کام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کلہوڑا خاندان کے بزرگوں کے مزارات بتاتے ہوئے حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ سے ان کے تعلقات کا ذکر کیا گیا۔ آپ کے کئی ایک مضامین مختلف رسائل میں شائع ہوئے۔ خصوصیت سے ماہنامہ نور ولایت میں شائع شدہ مضامین قاری کے لئے معلومات آفرین اور فکر انگیز ہیں۔



جناب محمد نامدار خان بوزئی کی سیرت کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ بیرون ممالک میں گزارنے کے باوجود دینی و مذہبی شعار سے کامل عقیدت رکھتے ہیں۔ موصوف اپنے اسلاف کی جذبہ عقیدت کو اپنی ذات سے بھی من و عن پیش کرتے ہیں۔ اسی بنا پر ادارہ تنظیم مہدویہ نے آپ کے دورہ ہندوستان کے موقعہ پر مختلف مقامات پر تقاریر کا اہتمام کیا تاکہ شرکائے محفل اس مفکر قوم کی فکری سرمایہ سے استفادہ کرے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جناب محمد نامدار خان بوزئی کے تقاریر سننے اور مضامین پڑھنے سے سامع اور قاری کی عقیدت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ ادارہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ قوم کے باشعور تعلیم یافتہ افراد بھی اس طرح آگے آکر قوم کی خدمت کریں۔ جس طرح بوزئی صاحب کررہے ہیں کیونکہ قوم کے نوجوان طبقہ پر اس کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ آپ نے ٹھٹھ پاکستان میں اس حجرۂ مبارک کو جس میں خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ نے دورانِ ہجرت قیام فرمایا تھا تعمیر جدید کرکے محفوظ فرمایا اور تختی بھی لگوائی ہے جو ایک تاریخی کام آپ نے انجام دیا ہے۔

زیر نظر کتاب جناب محمد نامدار خان بوزئی صاحب کے (10) مضامین پر مشتمل ہے جو ماہنامہ نور ولایت میں وقتاً فوقتاً شائع ہوکر مقبول عام و خاص ہوئے ہیں۔ ان مضامین میں سے بعض علیحدہ بھی شائع ہوئے ہیں اور بعض پہلی مرتبہ اس کتاب میں شائع ہورہے ہیں۔ یہ تمام مضامین دراصل آپ کی دینی و مذہبی فکر و کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ یہ تمام مضامین قاری کو ایک طرف مثبت فکر پہنچاتے ہیں اور دوسری طرف صداقت اور سچائی کی راہ پر لا کھڑا کرتے ہیں۔ یہ مضامین حقیقت اسلام، روح اسلام کو سمجھانے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ محققانہ طرز پر لکھتے ہوئے مقامِ رسول و مہدی کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ محترم نے بعثت مہدی کی اہمیت پر کئی ایک طرح کے علاوہ نص قرآنی سے روشنی ڈالی ہے جس سے نہ صرف نوجوان طبقہ بلکہ اہل علم طبقہ کی فکر کی صلاحیتوں میں بھی اضافہ کا امکان ہے۔ آج وقت کا تقاضہ ہے کہ اس فکر کو اپنا کر اور دوسروں تک پہنچانے کی سعی و کوشش کریں۔ ادارہ تنظیم مہدویہ اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان مضامین کو "سرمایۂ فکر" کے عنوان کے تحت منظر عام پر ایک کتابی شکل میں پیش کررہا ہے۔

ادارہ شکر گزار ہے جناب محمد نامدار خان بوزئی کا جنھوں نے عالم اسلام کو دعوت فکر دینے کیلئے ان مضامین کو مجموعہ کی شکل میں شائع کرنے کی اجازت دی۔ اُمید کہ قارئین کو یہ کاوش پسند آئے گی۔ اس کتاب کی اشاعت میں جناب ابوالفیض سید احمد عابد کے تعاون پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

5/مارچ 2007

مقصود علی خان

سرپرست ادارہ تنظیم مہدویہ